احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات 16 مئی 2002ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 16 مئی 2002ء 3 ربیع الاول 1423 ہجری - 16 ہجرت 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 109

امتیازی خصوصیات

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا مجھے پانچ ایسی خصوصیات دی گئی ہیں جو پہلے کبھی کسی کو نہیں دی گئیں۔ پہلے ہر نبی خاص اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا اور میں ہر سرخ اور کالے کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں۔ اور میرے لئے غنائم حلال کئے گئے ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں تھے۔ اور میرے لئے ساری زمین طیب پاکیزہ اور مسجد بنائی گئی ہے اور میری ایک مہینے کی مسافت تک رعب دے کر مدد کی گئی ہے اور مجھے شفاعت کا حق دیا گیا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب المساجد حدیث نمبر 810)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

محمدؐ جامع جمیع کمالات

آپؐ کا نام اسی لئے محمد ہے کہ اس کے معنی ہیں، نہایت تعریف کیا گیا۔ محمد وہ ہوتا ہے جس کی زمین و آسمان پر تعریف ہوتی ہے۔ بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ دنیا کے لوگوں نے ان کو نہایت حقارت کی نگاہ سے دیکھا انہیں ذلیل سمجھا اور بخیال خویش ذلیل کیا، لیکن آسمان پر ان کی عزت اور تعریف ہوتی ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے حضور راستباز ہوتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ دنیا ان کی تعریف کرتی ہے۔ ہر طرف سے واہ واہ ہوتی ہے، مگر آسمان ان پر لعنت کرتا ہے۔ خدا اور اس کے فرشتے اور مقرب اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ تعریف نہیں کرتے۔ مگر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زمین و آسمان دونوں جگہ میں تعریف کئے گئے اور یہ فخر اور فضل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو ملا ہے۔ جس قدر پاک گروہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا وہ کسی اور نبی کو نصیب نہیں ہوا۔ یوں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی کئی لاکھ آدمیوں کی قوم مل گئی، مگر وہ ایسے مستقل مزاج یا ایسی پاکباز اور عالی ہمت قوم نہ تھی جیسی صحابہ کی تھی۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ قوم موسیٰ کا یہ حال تھا کہ رات کو مومن ہیں تو دن کو مرتد ہیں۔ آنحضرتؐ اور آپ کے صحابہؓ کا حضرت موسیٰؑ اور اس کی قوم کے ساتھ مقابلہ کرنے سے گویا کل دنیا کا مقابلہ ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو جماعت ملی وہ ایسی پاکباز اور خدا پرست اور مخلص تھی کہ اس کی نظیر کسی دنیا کی قوم اور کسی نبی کی جماعت میں ہرگز پائی نہیں جاتی۔ احادیث میں ان کی بڑی تعریفیں آئی ہیں۔ یہاں تک فرمایا۔ اللہ اللہ فی اصحابی اور قرآن کریم میں بھی ان کی تعریف ہوئی۔ یبیتون لربھم۔ (الفرقان: 65)

موسیٰؑ کی جماعت جن مشکلات اور مصائب طاعون وغیرہ کے نیچے آئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیار کردہ جماعت اس سے ممتاز اور محفوظ رہی۔ اس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ اور انفاس طیبہ اور جذب الی اللہ کی قوت کا پتہ لگتا ہے کہ کیسی زبردست قوتیں آپؐ کو عطا کی گئی تھیں، جو ایسا پاک اور جانثار گروہ اکٹھا کر لیا۔ یہ خیال بالکل غلط ہے جو جاہل لوگ کہہ دیتے ہیں کہ یونہی لوگ ساتھ ہو جاتے ہیں۔ جب تک ایک قوت جذب اور کشش کی نہ ہو کبھی ممکن نہیں ہے کہ لوگ جمع ہو سکیں۔ میرا مذہب یہی ہے کہ آپؐ کی قوت قدسی ایسی تھی کہ کسی دوسرے نبی کو دنیا میں نہیں ملی۔ اسلام کی ترقی کا راز یہی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت جذب بہت زبردست تھی اور پھر آپؐ کی باتوں میں وہ تاثیر تھی کہ جو سنتا تھا وہ گرویدہ ہو جاتا تھا۔ جن لوگوں کو آپؐ نے کھینچا، ان کو پاک صاف کر دیا۔

(ملفوظات جلد دوم ص 59)

دفتر اول ہمیشہ جاری رہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

”جس کا چندہ جاری ہے وہ کس طرح مر سکتا ہے؟ اس لئے دفتر اول کی از سر نو ترتیب کرنی پڑے گی۔ میری خواہش ہے کہ یہ دفتر قیامت تک جاری رہے اور جو لوگ ایک دفعہ (دین حق) کی مثالی خدمت کر چکے ہیں ان کا نام قیامت تک نہ مٹنے پائے اور ان کی اولادیں ہمیشہ ان کی طرف سے چندے دیتی رہیں اور ایک بھی دن ایسا نہ آئے جب ہم یہ کہیں کہ اس دفتر کا ایک آدمی فوت ہو چکا ہے۔ خدا کے نزدیک بھی وہ زندہ رہیں اور قربانیوں کے لحاظ سے بھی اس دنیا میں بھی ان کی زندگی کی علامتیں ہمیں نظر آتی رہیں۔“ (الفضل مورخہ 2 دسمبر 1982ء)

احباب سے درخواست ہے کہ اپنے بزرگوں کی طرف سے جو دفتر اول کے مجاہد تھے چندہ تحریک جدید ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اگر کسی دوست کو اپنے کسی مرحوم بزرگ کے چندوں کی ادائیگی کے پرانے ریکارڈ کی ضرورت ہو تو وہ دفتر وکیل المال تحریک جدید سے رجوع کر سکتے ہیں۔

(ایڈیشنل وکیل المال اول)

ماہر امراض نفسیات کی آمد

مکرم ڈاکٹر اعجاز الرحمن صاحب ماہر امراض نفسیات مورخہ 26 مئی 2002ء بروز اتوار فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب پرچی روم سے رابطہ کر کے اپنا نمبر حاصل کر لیں۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

انٹرویو میڈیکل ٹرانسکرپشن کورس

تمام درخواست دہندگان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ مورخہ 19 مئی 2002ء بروز اتوار کانفرنس ہال بلڈ بنک میں صبح 10 بجے تشریف لے آئیں۔ میڈیکل ٹرانسکرپشن کورس کیلئے پہلے تحریری ٹیسٹ اور پھر زبانی انٹرویو ہو گا۔ امیدواران کو آنے جانے کا کوئی خرچ نہیں دیا جائے گا۔

(مہتمم صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

احمدیہ ہومیو پیتھک ایسوسی ایشن کے زیر انتظام

ملیریا کے موضوع پر علمی نشست

مورخہ 6 رمئی بروز سوموار تین بجے سہ پہر دار الضیافت ربوہ میں احمدیہ ہومیو پیتھک ایسوسی ایشن کے زیر انتظام ملیریا بخار کے بارہ میں ایک علمی نشست کا انعقاد کیا گیا- اس موضوع پر معلومات پہنچانے کے لئے مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب تشریف لائے-

ملیریا کی وجوہات

پروگرام کا تعارف مکرم ہومیو ڈاکٹر ناصر احمد صدیقی صاحب صدر ایسوسی ایشن نے پیش کیا اور ملیریا بخار اور اس کی وجوہات کے بارہ میں بتایا کہ ملیریا خاص مادہ مچھر کے کاٹنے سے ہوتا ہے ملیریا کے پیرا سائیٹ کو پلازموڈیم کہتے ہیں- اس کی چار قسمیں ہیں- مچھر سے جراثیم انسانی خون میں شامل ہوتے اور پھر اپنے بد اثرات پیدا کرتے ہیں- ہومیو پیتھک نکتہ نگاہ کے مطابق ملیریا پیدا ہونے کا اصل سبب جسم میں سورا اور سائیکوسس نامی مادہ کی موجودگی ہے- اگر یہ مادہ موجود نہ ہو تو ملیریا کبھی نہیں ہوتا- خواہ جتنے بھی مچھر انسان کو کاٹیں بلکہ اس مادہ کی عدم موجودگی میں مچھر ایسے شخص کو کاٹنا ہی پسند نہیں کریں گے- اگر اس مادہ کی جسم سے تطہیر کر دی جائے تو پھر ملیریا نہیں ہوگا-

ملیریا بخار

مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نے مختلف سوالات کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ ملیریا بظاہر ایک عام بخار ہے اور دنیا میں سالانہ ایک سو ملین سے زائد لوگ اس کا شکار ہوتے ہیں اور ایک ملین ہلاک ہو جاتے ہیں- ملیریا زدہ انسانی جسم سے جراثیم مچھر میں داخل ہوتے ہیں اور پھر مچھر کے کاٹنے سے صحت مند انسانی جسم میں یہ جراثیم داخل ہوتے ہیں- انسانی خون سے یہ جراثیم فوراً جگر میں منتقل ہوتے ہیں اور یہاں سے 3 سے 12 دن تک پرورش پاتے ہیں- اور بعض اقسام کے جراثیم مہینوں بلکہ سالوں تک جگر میں رہ سکتے ہیں-

ملیریا کی علامات

ملیریا بخار کی عام طور پر یہ علامات ہیں کہ مریض کو پہلے سردی لگتی ہے اور پھر تیز بخار ہوتا ہے پھر جسم پسینہ سے شرابور ہو جاتا ہے حد درجہ کمزوری اور نقاہت ہو جاتی ہے- عام طور پر باری کا بخار ہوتا ہے لیکن ایک قسم میں یہ بخار مسلسل بھی رہتا ہے- ملیریا بخار کے حملہ سے انسانی خون کے سرخ جرثومے کروڑوں کی تعداد میں مر جاتے ہیں- ملیریا سے تلی اور جگر بڑھ جاتا ہے-

ملیریا کی ایک قسم انتہائی خطرناک ہے- جس میں ملیریا کے جراثیم انسانی جسم کے مختلف اعضاء میں خون کی نالیوں کے ذریعہ داخل ہوتے ہیں اور ان کے افعال کو متاثر کرتے ہیں- انسانی دماغ میں جراثیم چلے جائیں تو بے ہوشی یا غشی کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور موت بھی واقع ہو سکتی ہے- گردوں میں چلے جائیں تو ان کو فیل کر سکتے ہیں- پھیپھڑوں میں چلے جائیں تو نمونیہ اور پھیپھڑوں میں پانی بھر جاتا ہے- حاملہ خواتین میں اگر بروقت مناسب علاج نہ کیا جائے تو بچے اور اس کی ماں کی زندگی کو خطرہ لاحق ہو جاتا ہے-

بخار کی تشخیص

(1) مریض کی علامات سے ملیریا کی تشخیص بآسانی ہو جاتی ہے وہ علامات جو اوپر بیان ہو چکی ہیں وہ ظاہر ہوں تو ملیریا کا علاج شروع کر دینا چاہئے- علاج کے فوراً بعد مریض ٹھیک ہونا شروع ہو جاتا ہے- (2) خون کے ٹسٹ کے ذریعہ سے بھی ملیریا کی تشخیص میں مدد ملتی ہے- ملیریا میں وائٹ بلڈ سیلز (WBC) زیادہ نہیں ہوتے جبکہ انفیکشنز میں یہ بہت بڑھ جاتے ہیں-

مریض کا رہائشی علاقہ اس کی ہسٹری اور بخار کی علامات اور معائنہ سے ملیریا کے مریض کی تشخیص جلد ہو جاتی ہے- مناسب اور بروقت علاج سے فوری آرام آ جاتا ہے-

احتیاطی تدابیر

1960ء کی دہائی میں WHO نے پوری دنیا میں ملیریا کے خلاف مہم چلائی جس کی وجہ سے کافی حد تک قابو پا لیا گیا لیکن پھر WHO کی توجہ دوسرے امراض کی طرف بڑھ گئی اور ملیریا اب پھر عود کر آیا ہے- اگر بعض احتیاطی تدابیر کر لی جائیں تو ملیریا سے بچا جا سکتا ہے-

(1) جہاں پانی کھڑا رہتا ہے وہاں سپرے کیا جائے- اس کا سپرے قیمتی بھی ہے اور دستیابی بھی آسان نہیں- اگر سپرے نہ ملے تو مٹی کا تیل اس پانی پر بہا دیا جائے اس سے مچھر مر جاتے ہیں اور ان کی افزائش نہیں ہو سکتی-

(2) مچھروں کے بچاؤ کے لئے مچھر دانی کا استعمال کیا جائے-

(3) مختلف قسم کے میٹ اور کوائلز بازار میں دستیاب ہیں ان کا استعمال کیا جائے-

(4) بعض تیل اور کریمز بھی مچھر کے بچاؤ کے لئے موجود ہیں ان کا استعمال کیا جائے-

(5) صحن میں جب سوئیں تو پورے بازو والی قمیض پہنیں اور نکر کا استعمال نہ کریں بلکہ شلوار یا پاجامہ پہنیں تا مچھر نہ کاٹ سکے-

(6) اپنے ماحول اور گھر کو صاف ستھرا رکھیں- پانی کے اکٹھا ہونے میں روک پیدا کریں- سپرے نہ ملے تو مٹی کا تیل ڈال دیں-

(7) اگر کسی میں ملیریا کی علامات نظر آئیں تو فوراً ڈاکٹر سے رجوع کریں اور سستی نہ کریں کیونکہ اگرچہ یہ عام بخار ہے لیکن خطرناک بھی ہے لیکن ملیریا کے علاج کے فوراً بعد ہی مریض کو آرام آنا شروع ہو جاتا ہے-

(8) ملیریا بخار سے بچاؤ کی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں- پرہیز علاج سے بہتر ہے- اور ان احتیاطی تدابیر پر عمل کر کے انسانی صحت کو اس بخار کے نتیجہ میں جو خطرات لاحق ہوتے ہیں ان سے بچا جا سکتا ہے-

علمی نشست کے اختتام پر صدر ایسوسی ایشن نے ملیریا کے بارہ میں ہومیو پیتھک ادویات اور مجرب نسخے بیان کئے اور بعدہ مہمان خصوصی اور جملہ حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور دعا کے ساتھ یہ محفل اختتام پذیر ہوئی-

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

جمعہ 17 رمئی 2002ء

12-40 a.m	لقاء مع العرب
1-40 a.m	عربی سروس
2-40 a.m	مجلس سوال و جواب
3-45 a.m	ایم ٹی اے لائف سٹائل
4-30 a.m	ترجمۃ القرآن کلاس
5-30 a.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
6-05 a.m	تلاوت-درس حدیث-خبریں
7-00 a.m	چلڈرنز کارنر
7-30 a.m	مجلس عرفان
8-30 a.m	ایم ٹی اے سپورٹس (باسکٹ بال)
9-05 a.m	ایم ٹی اے یو ایس اے
10-05 a.m	سیرۃ النبیؐ
10-55 a.m	ہومیو پیتھی کلاس
12-10 p.m	خبریں
12-35 p.m	لقاء مع العرب
1-40 p.m	سرائیکی سروس
2-35 p.m	مجلس عرفان
3-35 p.m	روشنی کا سفر
4-00 p.m	انڈونیشین سروس
5-00 p.m	سیرت النبیؐ
6-00 p.m	خطبہ جمعہ (براہ راست)
7-05 p.m	تلاوت-درس ملفوظات-خبریں
8-00 p.m	بنگالی ملاقات
9-00 p.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
10-05 p.m	چلڈرنز کارنر
10-30 p.m	فرانسیسی سروس
11-30 p.m	جرمن سروس

ہفتہ 18 رمئی 2002ء

12-35 a.m	لقاء مع العرب
1-40 a.m	عربی سروس
2-40 a.m	مجلس عرفان
3-45 a.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
4-40 a.m	ہومیو پیتھی کلاس
6-05 a.m	تلاوت-خبریں-درس حدیث
7-00 a.m	چلڈرنز کارنر
7-20 a.m	مجلس سوال و جواب
8-35 a.m	کہکشاں
9-15 a.m	اردو کلاس
10-25 a.m	فرانسیسی پروگرام
11-00 a.m	جرمن ملاقات
12-05 p.m	خبریں
12-30 p.m	لقاء مع العرب
1-35 p.m	فرانسیسی سروس
2-30 p.m	درس القرآن
4-10 p.m	انڈونیشین سروس
5-10 p.m	دعوت الی اللہ
6-05 p.m	تلاوت-درس حدیث- خبریں
6-50 p.m	اردو کلاس
8-00 p.m	بنگالی پروگرام
9-00 p.m	چلڈرنز کلاس
10-05 p.m	چلڈرنز کارنر
10-25 p.m	فرانسیسی سروس
11-25 p.m	جرمن سروس

اتوار 19 رمئی 2002ء

12-30 a.m	لقاء مع العرب
1-35 a.m	عربی سروس
2-35 a.m	مجلس سوال و جواب
3-40 a.m	چلڈرنز کلاس
4-40 a.m	جرمن ملاقات
6-05 a.m	تلاوت-سیرت النبیؐ-خبریں
7-00 a.m	چلڈرنز کلاس
7-30 a.m	مجلس سوال و جواب
8-30 a.m	حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی کتب کا تعارف
9-15 a.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
10-15 a.m	اردو اسباق
11-00 a.m	لجنہ کی حضور سے ملاقات
12-10 p.m	خبریں
12-40 p.m	لقاء مع العرب
1-40 p.m	سپینش سروس
2-50 p.m	مشاعرہ
3-45 p.m	تاریخ احمدیت
4-15 p.m	انڈونیشین سروس
5-15 p.m	حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی کتب کا تعارف
6-05 p.m	تلاوت-سیرۃ النبیؐ-خبریں
7-00 p.m	مجلس عرفان
8-00 p.m	بنگالی پروگرام
9-05 p.m	لجنہ کی حضور سے ملاقات

باقی صفحہ 7 پر

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

قسط اول

غزوات النبیؐ میں خلق عظیم

تقریر جلسہ سالانہ 1979ء

غزوہ احد میں آپؐ کی عظیم الشان حکمت عملی اور اخلاق کی چمکار

مقام احد پر جان نثاران محمدؐ نے اپنے خون سے عشق کی لافانی داستانیں رقم کیں

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے جلسہ سالانہ 1979ء پر ''غزوات النبیؐ میں خلق عظیم'' کے سلسلہ وار موضوع پر تقریر فرمائی جو ماہنامہ خالد جون' جولائی 1980ء میں شائع ہوئی۔ یہ قیمتی شہ پارہ دوران اشاعت سنسر کی سرکاری پابندیوں کا بھی شکار ہوا۔ یہ نادر تقریر اور لذت انگیز تحریر قارئین الفضل کی خدمت میں پیش ہے۔

سورۃ آل عمران آیت نمبر 147 تا 149 کا ترجمہ ہے:۔

اور بہت سے نبی ایسے (گزرے) ہیں جن کے ساتھ شامل ہو کر (ان کی) جماعت کے بہت سے خدا پرستوں نے جنگ کی۔ پھر نہ تو وہ اس (تکلیف) کی وجہ سے جو انہیں اللہ کی راہ میں پہنچی سست ہوئے نہ کمزوری دکھائی اور نہ تذلل اختیار کیا۔ یقیناً اللہ صبر کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

سوائے اس کے انہوں نے کچھ (بھی) نہ کہا کہ (اے) ہمارے رب ہمارے قصور بخش اور اعمال میں ہماری زیادتیاں معاف فرما دے اور ہمارے قدموں کو مضبوط کر اور کافروں کے خلاف ہماری مدد کر۔

اس پر اللہ نے انہیں دنیا کا بدلہ (بھی) اور آخرت کا بہترین بدلہ (بھی) دیا اللہ محسنوں سے محبت کرتا ہے۔

آنحضورؐ کی حسین سیرت

حقیقت تو یہ ہے کہ آنحضورؐ کی سیرت کا موضوع ایک بے کنار سمندر ہے۔ جس کا سفر کبھی مکمل نہیں ہو سکتا۔ آپ کی سیرت کا ہر واقعہ تہہ بتہہ حسن اپنے اندر رکھتا ہے۔ اس لئے کئی بار بھی اگر ایک ہی واقعہ کو دہرایا جائے تو غور کرنے سے سیرت کا کوئی نہ کوئی پہلو سامنے آ جاتا ہے۔ گویا آنحضورؐ کی ذات پر یہ شعر خوب صادق آتا ہے کہ۔

جب بھی دیکھا ہے تجھے عالم نو دیکھا ہے
مرحلہ طے نہ ہوا تیری شناسائی کا

یعنی اے ہمارے محبوب ہم نے تو ہر دفعہ تجھے ایک نئی شان اور نئی آن بان کے ساتھ جلوہ گر پایا۔ ہر بار تجھے دیکھنے پر حسن کا ایک نیا عالم دیکھا۔ تیری سیرت کے بے کنار سمندر میں مشتاق آنکھوں کا سفر کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک سپہ سالار کی حیثیت سے

پیشتر اس کے کہ غزوات کی شدید آزمائشوں کے دوران آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق عظیم کا روح پرور تذکرہ کیا جائے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان حالات پر کچھ نظر ڈالی جائے جن میں آپ کو جنگ لڑنی پڑی اور آپ کی ان استعدادوں کا بھی کچھ ذکر چلے جو ایک عظیم سپہ سالار کی حیثیت سے اس غزوہ کے دوران اس شان سے ابھر کر سامنے آتی ہیں کہ دیکھنے والے کی نظر کو خیرہ کر دیتی ہیں اور تعجب سے نگاہ اس حیرت انگیز وجود کو دیکھتی ہے جو اول و آخر ایک مصلح تھا جسے جنگ سے کوئی سروکار نہ تھا۔ لیکن جب حالات کی مجبوری نے اسے جنگ کے میدان میں لا کھڑا کیا تو اس میدان میں بھی سیادت کی ایسی نرالی شان اس سے ظاہر ہوئی جو معجزے سے کم نہیں۔

آغاز احد

ہجرت کے تیسرے سال کا ذکر ہے۔ شوال کا مہینہ تھا۔ چاند اپنی بارہ منزلیں طے کر چکا تھا۔ کہ اچانک یہ خوفناک خبر اہل مدینہ کو ملی کہ کفار مکہ کا ایک زبردست لشکر جو قریش کے چوٹی کے لڑنے والوں پر مشتمل ہے۔ مدینہ پر حملہ کی غرض سے سر پر آ پہنچا ہے۔ تحقیق سے معلوم ہوا کہ یہ لشکر تین ہزار جوانوں پر مشتمل ہے جو ہر طرح کے ہتھیاروں سے آراستہ ہیں اور جنگ بدر کی ذلت ناک شکست کا انتقام لینے کے لئے اس نیت سے گھر سے نکلے ہیں کہ اسلام اور مسلمانوں کو کلیتہً نابود کر دینے کے بعد ہی وہ واپس لوٹیں گے۔ بکثرت اونٹوں کے علاوہ دو سو بہترین جنگی گھوڑے بھی ان کے ساتھ تھے جنہیں خاص اسی مقصد سے تربیت دے کر خوب تیار کیا گیا تھا۔ اس لشکر کی کمان ابوسفیان کے ہاتھ میں تھی جس کے نائبین میں افق حرب پر ابھرنے والا ایک ایسا جوہر قابل بھی تھا جسے آج ہم اللہ کی تلوار خالد بن ولیدؓ کے نام سے جانتے ہیں۔ لیکن جن دنوں کی ہم بات کر رہے ہیں ان دنوں ابھی یہ تلوار مالک حقیقی کے ہاتھ میں نہیں بلکہ خداوندان باطل اہل ھبل کے ہاتھ میں تھی۔ لشکر کفار کے دائیں بازو کے سالار اس نوجوان خالد کی بعد کی زندگی پر نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ وہ ایسی حیرت انگیز جنگی استعدادوں کا مالک تھا کہ کم ہی ماؤں نے دنیا میں ایسے بچے جنے ہیں جو اس جیسے فنون حرب کے دھنی ہوں۔ خالد بن ولید ایک پیدائشی سپہ سالار تھے جو فن حرب کی حیران کن استعدادیں لے کر پیدا ہوئے اور ان تمام قائدانہ صلاحیتوں سے نوازے گئے جن کی میدان جنگ میں کسی قائد کو کسی رنگ میں ضرورت پیش آ سکتی ہے۔ تمام زندگی خالد کو کوئی مدمقابل ایسا نہ ملا جو ان کی حیرت انگیز شاطرانہ جنگی چالوں کو سمجھ سکا ہو۔ خالد میدان جنگ میں مہروں کی ایک ایسی بساط سجاتے تھے جسے کوئی مدمقابل مات نہ دے سکا۔ بلاشبہ اگر انصاف کی نظر سے دیکھا جائے تو تاریخ عالم میں خالد کا ہم پلہ جرنیل شاذ ہی کوئی پیدا ہوا ہوگا۔ عظیم سلطنت روما اور عظیم تر فارس کے بڑے بڑے آزمودہ کار اور کہنہ مشق جرنیلوں نے جب خالد سے زور آزمائی کی اپنی بے پناہ شان و شوکت اور لشکر آرائی کے باوجود وہ خالد کی قیادت میں لڑنے والی مٹھی بھر فوج کے ہاتھوں ذلت آمیز شکست کھانے پر مجبور ہوئے۔ جب تک وہ زندہ رہا۔ حرب کی دنیا میں اس جیسا کسی نے کوئی اور نہ دیکھا جب وہ اس دنیا سے رخصت ہوا۔ تو جریدہ عالم پر اپنی بے مثل سپہ گری کا ایسا نقش ثبت کر گیا جو دائمی اور انمٹ ہے۔ بے شک تاریخ عالم پر نظر دوڑا کر دیکھیں۔ اس جیسا زیرک اور حوصلہ مند اور جنگ کی باریک در باریک حکمتوں کو سمجھنے والا شاید ہی کوئی دکھائی دے جو بار بار بے سروسامانی اور کم مائیگی کی حالت میں دنیا کی عظیم طاقتوں سے ٹکرایا ہو۔ اور ہر بار ان کی عظیم پرہیبت جمعیتوں کو ذلت ناک شکست دے کر پراگندہ اور پریشان نہ کیا ہو۔ خالد کی یہ سب تعریف درست اور بے خطا ہے اس میں مبالغہ کا کوئی عنصر شامل نہیں۔ مگر ایک بار ہاں اس کی ساری زندگی میں صرف ایک بار اس ابھرتے ہوئے جرنیل کا مقابلہ دنیا کے کسی جرنیل سے نہیں بلک اللہ کے ایک بندے اور اس کے رسول محمدؐ سے ہوا (صلی اللہ علیہ وسلم) جو دنیائے حرب کا نہیں بلکہ امن کی دنیا کا شہزادہ تھا۔ اسے شمشیر و سناں اور تیر و تفنگ سے کوئی علاقہ نہ تھا۔ وہ دنیا میں محض اپنے رب کا نور پھیلانے اور اس کی محبت کے لافانی گیت گانے کے لئے آیا تھا۔ وہ اس لئے آیا تھا کہ اس کی رحمت کے سائے افق تا افق محیط ہو جائیں اور کل عالم کے شرقی اور غربی کالوں اور گوروں کو اپنی رحمت کے پرامن اور ٹھنڈے سائے تلے لے لے۔ معرکہ احد کا دن خالد کی زندگی کا وہ سب سے تاریک دن تھا جب اس کا مقابلہ رب جلیل کے بندہ جلیل محمد مصطفیٰؐ سے احد کی سنگلاخ سرزمین پر ہوا۔ اس روز اس کی حکمت اور تدبیر کا سارا تانا بانا ٹوٹ کر بکھر گیا۔ اس کی ہر مخفی تدبیر اللہ کے اس ذکی و فہیم بندے پر روز روشن کی طرح عیاں ہو گئی جو بظاہر انسان کی آنکھ سے دیکھتا تھا لیکن فی الحقیقت اسے خدا کا نور بصیرت عطا ہوا تھا۔

بلاشبہ خالد کو اپنی ساری زندگی کسی کے ہاتھوں کبھی ایسی ذلت اور خواری نصیب نہ ہوئی کہ اس کی ہر ماہرانہ چال کو سمجھ کر اس سے بہتر چال چل دی گئی ہو اور نمایاں عددی اکثریت اور غالب عسکری قوت کے باوجود وہ آخری غلبہ سے محروم کر دیا گیا ہو۔

سب سے اہم اور بنیادی اور سخت حیران کن بات جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حکمت عملی کو دی وہ میدان جنگ کے انتخاب سے تعلق رکھتی ہے۔

میدان کا تعجب انگیز انتخاب

مکہ مدینہ کے جنوب میں تقریباً اڑھائی صد میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے اور بظاہر عقل یہی تقاضا کرتی ہے۔ کہ مکہ سے مدینہ پر حملہ کرنے والا لشکر جنوب کی جانب سے مدینہ پر حملہ کرے گا۔ لیکن حملہ آور قریش سرداروں نے جن کے فیصلوں میں خالد بن ولید جیسے زیرک ماہر حرب کی رائے کو بڑا دخل تھا۔ مدینہ کے قریب پہنچ کر سیدھا اس کی طرف بڑھنے کی بجائے اسے اپنے بائیں ہاتھ چھوڑ دیا اور مشرق کی طرف سے بڑھتے ہوئے تقریباً چار میل شمال میں پہنچ کر احد پہاڑ کے قریب پڑاؤ کیا۔ اس میدان کو منتخب کرنے کی وجوہات کی تفصیلی بحث تو تاریخ میں نہیں ملتی۔ ہاں اس امر کا ذکر ضرور آتا ہے کہ لشکر کفار جہاں تھا وہاں انصار کی کھیتی باڑی کے میدان بھی تھے۔ اور کفار کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ ان کھیتوں کو اجاڑے جانے کی خبر سے اہل مدینہ مجبور ہو جائیں کہ شہر سے باہر نکل کر کفار کے منتخب کردہ میدان میں ان کا مقابلہ کریں مسلمانوں کو اپنے شہر سے چند میل کے فاصلے پر نکل کر لڑنے پر مجبور کرنے میں بعض گہری فوجی چالیں مخفی تھیں اور متعدد فوائد حاصل ہونے کی توقع تھی۔ اور حکمتوں کے علاوہ غالباً ایک یہ بھی حکمت ان کے پیش نظر تھی کہ اس پوزیشن میں لڑنے سے کفار کے بھاگ اٹھنے کے رجحان کی حوصلہ شکنی ہوتی تھی۔

جنگ بدر کی شدید ہزیمت کی یاد ابھی کفار کے دلوں میں تازہ تھی۔ اگر ان کے منہ مدینہ کی طرف ہوتے اور مکہ عقب میں ہوتا۔ تو جیسا کہ جنگ بدر میں ہوا پیچھے فرار کی کھلی راہ دیکھ کر اس بات کو پورا احتمال تھا کہ مسلمانوں کے شدید جوابی حملے سے بوکھلا کر ایک دفعہ پھر مشرکین مکہ راہ فرار اختیار کرنے میں جلدی کرتے۔ لیکن مدینہ کو سامنے رکھ کر اور احد کو اپنی پشت پر رکھ کر یہ احتمال کم ہو جاتا تھا۔ مسلمان فوج سامنے ہونے کی صورت میں ان کو مغلوب کئے بغیر مکہ کی طرف بھاگنا ممکن نہ تھا۔ اور اگر مسلمان مغلوب ہو جاتے تو فرار کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی تھی۔

اس سے بڑھ کر فائدہ یہ تھا کہ مسلمانوں کو مدینہ سے اتنے فاصلے پر آ کر لڑنا پڑتا تھا کہ میدان جنگ مدینہ سے ملحق بھی نہ تھا اور اتنی دور بھی نہیں کہ اگر خطرہ درپیش ہو تو بھاگ کر مدینہ جانے کا خیال ہی دل میں پیدا نہ ہو سکے۔ اس صورتحال کے نتیجہ میں کفار کا یہ تخمینہ لگانا بعید از قیاس نہیں تھا کہ اگر مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ جائیں اور بھاگتے ہوئے مدینہ میں داخل ہوں تو کفار سپاہی بھی ان کے ساتھ ہی حملہ کرتے ہوئے مدینہ میں داخل ہو سکتے تھے اور مدینہ کی چھتوں پر جو پتھر اس خیال سے جمع کئے گئے تھے کہ اگر دشمن شہر میں داخل ہو تو اس پر عورتیں اور بچے شدید پتھراؤ کریں گے۔ وہ مقصد مسلمانوں کو حاصل نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ جب دشمن کی فوج دفاعی فوج کے ساتھ ملی جلی شہر میں داخل ہو رہی ہو تو اس پر پتھراؤ کرنا ممکن نہیں رہتا

دوسرا امکانی فائدہ کفار کو یہ پہنچ سکتا تھا اور غالباً یہی ان کا اصل مدعا تھا۔ کہ وہ مسلمانوں کا مکمل گھیراؤ کرنا چاہتے تھے۔ ان کے پاس دو سو گھوڑے تھے جبکہ مسلمانوں کے پاس صرف دو گھوڑے تھے۔ پس اگر مسلمان مدینہ سے تین چار میل شمال کی جانب آ کر لڑتے تو ان کے اور مدینہ کے درمیان اتنا فاصلہ رہ جاتا کہ ان کا عقب محفوظ نہ رہتا اور اہل مکہ کا گھوڑ سوار جنگی دستہ جب چاہتا بجلی کی سی تیزی کے ساتھ ان کے عقب میں پہنچ کر ان کو مکمل گھیرے میں لے لیتا۔ لازماً گھوڑ سوار دستہ کا یہ حملہ مسلمانوں کیلئے انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتا تھا۔ پس غالب گمان یہی ہے کہ ان کا دراصل یہی مقصد تھا۔ اگرچہ جس طرح وہ چاہتے تھے۔ یہ مقصد بعینہ اسی طرح ان کو حاصل نہ ہو سکا۔ لیکن شروع جنگ ہی سے خالد بن ولید کا بار بار گھوڑ سوار دستوں کے ساتھ مسلمانوں کے عقب میں پہنچنے کی کوشش کرنا صاف بتا رہا ہے کہ میدان کے اس انتخاب میں کفار کا اولین مقصد یہی تھا کہ مسلمانوں پر عقب سے حملہ کیا جائے اور خالد بن ولید ہی اس سکیم کے بانی مبانی تھے۔ کیونکہ شروع سے آخر تک یہ دھن جنون کی طرح انہی پر سوار رہی۔

آنحضورؐ کی فراست

بہرحال سالاران کفار نے اپنی دانست میں میدان کا ہر پہلو سے بہترین انتخاب کیا۔ لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فراست کے سامنے ان کی یہ تدبیر اکارت گئی۔ کوئی شخص یہ سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ کسی شہر کا کوئی دفاع کرنے والا ایسا بھی ہو سکتا ہے جو اپنے شہر کی سمت تو خالی چھوڑ دے اور حملہ آور دشمن کے دوسری طرف جا کر ایسی پوزیشن اختیار کرے کہ اس کے اور اس کے شہر کے درمیان دشمن حائل ہو جائے۔ لہذا اسی خیال کو بعید از قیاس خیال کرتے ہوئے کفار مکہ نے احد کے بالکل دامن میں اترنے کی بجائے اتنے فاصلے پر پڑاؤ کیا کہ ان کے اور احد پہاڑ کے درمیان اتنی کھلی جگہ بچ گئی کہ جس میں بآسانی ایک اور لشکر بھی سما سکتا تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جائزہ کے لئے نمائندہ بھیجا تو اس کی رپورٹ پر آپ نے یہ حیرت انگیز فیصلہ فرمایا کہ مدینہ کی سمت خالی چھوڑ کر دشمن کے پرلی طرف پڑاؤ کیا جائے۔ لیکن اس ارادہ کو آنحضور نے مدینہ سے رخصت ہوتے وقت کسی پر ظاہر نہ فرمایا بلکہ کچھ راستہ طے کرنے کے بعد صحابہ سے یہ سوال کیا کہ کون ہے جو ہمیں ایسے راستے سے دشمن کی پرلی طرف احد کے میدان میں لے جائے کہ دشمن کو اس کی خبر نہ ہو۔

یہ تو وہی بتا سکتا ہے جو تمام دنیا کی جنگی تاریخ پر عبور رکھتا ہو کہ کیا کسی جگہ دنیا کے کسی جرنیل نے بھی ایسا غیر معمولی فیصلہ کیا کہ اپنے شہر کے راستے دشمن کے لئے خالی چھوڑ کر اس کی پرلی طرف اپنی فوج کو لے گیا ہو۔ اور لطف یہ کہ یہ فیصلہ ہر لحاظ سے درست ثابت ہوا ہو۔ اور کھلا ہونے کے باوجود وہ شہر بھی دشمن کے حملہ سے محفوظ رہا ہو۔ جب تک کوئی انتہائی باریک نظر سے اپنی اور دشمن کی فوج کی تعیناتی کیفیات اور دیگر حقائق کا صحیح مطالعہ نہ کر چکا ہو۔ ایسا فیصلہ ناممکن ہے۔

جہاں تک میں نے نظر ڈالی ہے مجھے انسانی جنگوں کی تاریخ میں اس کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔ بظاہر یہ ایک خطرناک فیصلہ تھا جس نے لشکر قریش کے سب منصوبے خاک میں ملا دیئے اور جنگ کے شروع کے ایک دو گھنٹے میں مسلمانوں کو ان پر ایک نمایاں فتح حاصل ہوئی۔ احد کی لڑائی سے پہلے تو کسی کے وہم و گمان میں بھی اس کی حکمتیں نہیں آ سکتی تھیں۔ لیکن اب جب کہ تاریخ نے بعد کے پیش آمدہ واقعات کھلی کتاب کی طرح ہمارے سامنے رکھ دیئے ہیں صاف نظر آ جاتا ہے کہ آنحضورؐ کا یہ فیصلہ فن حرب کی حکمت عملی کی ایک ایسی درخشندہ مثال ہے۔ جس کی راہ میں اگر ایک اور ناگہانی روک حائل نہ ہو جاتی تو اس روز بغیر کسی قابل ذکر نقصان کے مسلمانوں کو کفار پر ایک فتح نمایاں نصیب ہو جاتی۔

جنگی نوعیت کی فوقیتیں

احد کو اپنے عقب میں رکھ کر آنحضورؐ نے اپنی مختصر فوج کو جو دشمن کے تین ہزار جوانوں کے مقابل پر صرف سات صد تھی اور دو صد سواروں کے مقابل پر صرف دو سواروں پر مشتمل تھی۔ جنگی نوعیت کی متعدد فوقیتیں دلوا دیں۔

اول

یہ فیصلہ کشتیاں جلانے کے مترادف حالات پیدا کر رہا تھا۔ اس بات کا اعلان تھا کہ مسلمانوں کے لئے دوران جنگ مدینہ میں بغرض پناہ داخل ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

دوئم

کفار کی سوار فوج کیلئے اپنی تیز رفتاری سے فائدہ اٹھا کر مسلمانوں کو گھیرے میں لینے یا عقب سے حملہ کرنے کا امکان ختم ہو گیا۔ صرف ایک درہ مسلمانوں کی پشت پر ایسا تھا جس کے راستے دشمن کے سوار مسلمانوں کے پیچھے سے حملہ آور ہو سکتے تھے۔ لیکن وہاں آنحضورؐ نے پچاس بہترین تیر اندازوں کا ایک دستہ حضرت عبداللہ بن جبیرؓ کی قیادت میں اس ہدایت کے ساتھ متعین فرما دیا کہ تم نے ہر قیمت پر اس درہ کی حفاظت کرنی ہے۔ یہاں تک کہ اگر مسلمانوں کو فتح بھی ہو جائے تب بھی اس کی حفاظت کرنی ہے اور شکست ہو جائے تب بھی اس کی حفاظت کرنی ہے۔ یہاں تک کہ آنحضورؐ نے اس دستے کو وہیں جمے رہنے اور وہاں سے کسی حالت میں نہ ٹلنے کی ایسی سخت تاکید فرمائی اور حکم دیا کہ اگر تم یہ بھی دیکھو کہ مسلمانوں کی لاشوں کو کوے اور چیلیں نوچ نوچ کر کھا رہے ہیں تب بھی اس درہ کو نہیں چھوڑنا۔ اور جب تک میں خود اجازت نہ دوں یہاں سے نہیں ہٹنا۔ آغاز جنگ ہی سے بار بار خالد بن ولید کا اس درہ پر حملہ کر کے ان تیر اندازوں کو مغلوب کرنے کی کوشش کرنا صاف ظاہر کرتا ہے کہ شروع ہی سے خالد کی سکیم یہی تھی کہ مسلمانوں کے عقب سے ان پر حملہ کیا جائے اور اس دو طرفہ حملے سے انہیں کلیۃً نابود کر دیا جائے۔ لیکن آنحضورؐ کے انتخاب میدان اور تیر اندازوں کی انتہائی برمحل تقرری کی بناء پر اس کی سب تدبیریں خاک میں مل گئیں۔

سوم

ایک احتمال یہ ہو سکتا تھا کہ کفار مکہ صورتحال سے فائدہ اٹھا کر مدینہ پر حملہ آور ہو جاتے مگر آنحضورؐ جانتے تھے کہ اول تو مدینہ کی تنگ گلیوں میں اس طرح داخل ہونا کوئی آسان کام نہیں تھا۔ جب کہ چھتوں پر سے مسلمان عورتیں اور بچے پتھروں کی بارش برسا رہے ہوں۔ دوسرے ایسی صورت میں کفار مکہ خود دونوں طرف سے مصیبت میں گھر جاتے۔ ایک طرف سے مدینہ ان پر پتھراؤ کر رہا ہوتا تو دوسری طرف سے مسلمان ان کے عقب سے حملہ آور ہوتے۔ آنحضورؐ کو مسلمانوں کی حمیت اور غیرت پر بھی کامل اعتماد تھا۔ اور جانتے تھے کہ اگر دشمن نے مدینہ کی طرف بد ارادے سے نظر ڈالی تو صحابہ پہلے سے بڑھ کر جوش کے ساتھ ایسی بپھری ہوئی شیرنی کی طرح اس پر حملہ کریں گے جس کے بچوں کو خطرہ درپیش ہو۔

پس جہاں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اس احتمال سے پوری طرح باخبر تھے کہ دشمن مدینہ کو کھلا دیکھ کر اس پر حملہ کر سکتا ہے وہاں ایسی صورت میں اس سے موثر طور پر نپٹنے کے لئے بھی پوری طرح تیار تھے اور ایک ذرہ بھی اس بات سے مرعوب نہ تھے کہ آپ کی قلیل جماعت دشمن کی کثیر فوج کو کس طرح مدینہ پر حملہ سے باز رکھ سکے گی۔

واقدی بیان کرتا ہے کہ جنگ احد کے فوراً بعد کفار کی فوج میدان چھوڑ کر بظاہر مکہ کی جانب کوچ کر گئی تو: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے فرمایا کہ ذرا تم جا کر ان کی خبر لاؤ کہ یہ کوچ کرتے ہیں یا ہمیں دھوکہ دے کر کوچ کے بہانے سے مدینہ پر چڑھائی کرنا چاہتے ہیں............ اور اس ذات پاک کی قسم ہے کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر یہ لوگ مدینہ پر دھاوا کریں گے تو میں ان کے مقابلہ میں ضرور جاؤں گا اور ان کی شرارت کا بدلہ میں ان کو ابھی ہاتھوں ہاتھ چکا دونگا“۔

(شروح العرب ترجمہ فتوح العرب ص 395)

دشمن کے قدم اکھڑ گئے

پس 31 مارچ 624ء کو بمطابق 15 شوال 2ھ جب قلیل التعداد مسلمان فوج اور کفار کی کثیر فوج میں ٹکر ہوئی تو آنحضورؐ کے اس انتہائی مدبرانہ جنگی اقدام کی فوقیت خوب کھل کر سامنے آ گئی اور مسلمان اس یقین کی بناء پر خوب بے فکری اور بے جگری کے ساتھ دشمن پر حملہ آور ہوئے کہ ان کا عقب پوری طرح محفوظ تھا یعنی پیچھے سے حملہ کا کوئی خطرہ باقی نہ رہا تھا۔ دوسری طرف کفار پر اپنی تدبیر کی ناکامی سے مایوسی چھا گئی اور صحابہ کے شدید حملے نے بہت جلد ان کے قدم اکھیڑ دیئے۔

لعلِ تاباں

نمبر 45

مرتبہ: فخر الحق شمس

جو خواہش کرو

احد میں خدا کی خاطر ایک جان قربان کرنے والے حضرت عبداللہ بن حرامؓ تھے- ان کی شہادت کے بعد نبی کریم ﷺ نے ان کے بیٹے حضرت جابرؓ سے کہا کہ کیا میں تمہیں بتاؤں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے باپ سے کیا باتیں کیں- جابرؓ نے کہا کیوں نہیں ضرور بتائیں- آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جس سے بھی کلام کرے پردے کے پیچھے سے کلام کرتا ہے مگر تمہارے باپ سے بے حجاب کلام کیا- اور فرمایا اے میرے بندے! آج جو خواہش کرو میں تمہیں عطا کروں گا- اس نے کہا- اے میرے رب! مجھے زندہ کر میں دوبارہ تیری راہ میں مارا جاؤں- اللہ تعالیٰ نے فرمایا میری طرف سے یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ جو مر جائیں وہ واپس نہیں لوٹائے جائیں گے- عبداللہ نے کہا اے میرے رب! پھر جو ہمارے پیچھے ہیں ان کو یہ بات پہنچا دے-

(ابن ماجه كتاب الجهاد باب فضل الشهادة فی سبيل الله)

ذہین طلباء کی قدردانی

تعلیم الاسلام کالج میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے جو روایات قائم کیں ان میں سے ایک روایت یہ بھی تھی کہ ذہین طلباء کی قدردانی کی جاتی تھی جن طلباء کو چند نمبروں کی کمی کی وجہ سے گورنمنٹ سے وظیفہ نہیں ملتا تھا ان کی فیس معاف کی جاتی تھی جیسا کہ آپ خود فرماتے ہیں:-

''شوریٰ میں جو تجویز پیش کی گئی ہے کہ جماعت وظائف کا نصف حصہ پیشگی ادا کرے وہ اس صورت میں ہے کہ طالب علم ذہانت اور قابلیت کی وجہ سے وظیفہ حاصل نہ کرے- اگر قابلیت ہو تو ہم خود وظیفہ دیتے ہیں- تعلیم الاسلام کالج میں یہی طریق رائج ہے- چوٹی کے طالب علموں کو گورنمنٹ وظائف دیتی ہے لیکن جن طلباء کو چند نمبروں کی کمی کی وجہ سے وظیفہ نہیں ملتا- کالج کی طرف سے ان کی پوری فیس معاف کر دی جاتی ہے اور اگر گنجائش ہو تو وظیفہ بھی دیا جاتا ہے-''

(حیات ناصر جلد اول ص 223)

اخبار پڑھنے کی عادت

حضرت مسیح موعود کو اخبار پڑھنے کی بھی عادت تھی- اپنی بعثت سے پہلے اخبار وکیل ہندوستان- سفیر ہند امرتسر- نور افشاں لودہانہ- برادر ہند لاہور- وزیر ہند سیالکوٹ- منشور محمدی بنگلور- ودیا پرکاش امرتسر- آفتاب پنجاب لاہور- ریاض ہند امرتسر اور اشاعۃ السنہ بٹالہ خرید کر پڑھا کرتے تھے- ان میں سے بعض اخبارات میں خود بھی مضامین لکھتے تھے- اخبار بینی کا مذاق آپ کو دائمی تھا- بعثت کے بعد مختلف زبانوں کے اخبارات قادیان میں آنے لگے- جو براہ راست غیر زبانوں کے اخبارات آپ کے پاس آتے تھے آپ ان کا ترجمہ کرا کر سنتے اور اگر ان میں کوئی مضمون دین حق کے خلاف ہوتا تو اس کا جواب لکھوا کر شائع کرتے تھے- اور جو خود پڑھ سکتے تھے وہ ضرور پڑھتے- اور اخبار کے پڑھنے کے متعلق آپ کا معمول یہ تھا کہ تمام اخبار پڑھتے اور معمولی سے معمولی خبر بھی زیر نظر رہتی- آخری زمانہ میں اخبار عام کو یہ عزت حاصل تھی کہ آپ روزانہ اخبار عام کو خریدتے تھے اور جب تک اسے پڑھ نہ لیتے رومال میں باندھ رکھتے تھے- اور بعض اوقات اخبار عام میں اپنا کوئی مضمون بھی بھیج دیتے تھے اخبار عام کی بے تعصبی اور معتدل پالیسی کو پسند فرماتے تھے-

(سیرت حضرت مسیح موعود از حضرت یعقوب علی عرفانی صفحہ 71)

سارا قرض اتار دیا

محترم چوہدری فیض احمد گجراتی درویش لکھتے ہیں-

حضرت بابا صدر الدین صاحب قادیانی جو حضرت مسیح موعود کے پرانے رفقاء میں سے تھے نہایت مخلص سادہ طبع اور نیک سیرت بزرگ تھے یوں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں سے ہر ایک ہی ایمان و اخلاص کے اعلیٰ مقام پر ہے- لیکن بابا صدر الدین صاحب اور امانت و دیانت تو گویا ہم معنی الفاظ ہو گئے تھے- یہ ان معماران احمدیت میں سے تھے جنہوں نے احمدیت کی بنیادوں میں اپنا خون پسینہ لگایا- اور اس زمانہ میں ایمان لائے تھے جب ایمان لانے اور مصلوب ہونے کا ایک سا تصور ہوتا تھا- اور پھر ایمان لانے کے بعد اپنے اندر ایسا تغیر پیدا کیا جیسا کہ آسمان چاہتا تھا-

حضرت بابا صاحب شروع ایام میں تو اپنے پیشے (کمہار) کا کام ہی کرتے تھے- لیکن بعد میں انہوں نے ریتی چھلہ میں ایک دوکان آٹے اور دالوں کی کھول لی تھی- اور ان کی امانت و دیانت کی وجہ سے یہ کاروبار خوب چلا- چنانچہ تقسیم ملک سے کچھ قبل کاروبار میں نقصان ہو گیا تھا- بابا جی نے کوئی جنس خرید کی' بھاؤ اچانک گر گئے- ابھی اس جنس کی قیمت ادا کرنی تھی- چنانچہ مقروض ہو گئے- اسی اثناء میں ملک تقسیم ہو گیا- اور کاروبار جاتا رہا- اور بابا جی محض درویشی وظیفہ پر گزارہ کرنے لگے- لیکن آفرین ہے اس اسی سالہ بوڑھے کی جواں ہمتی پر کہ اس نے زمانہ درویشی ہی میں وہ قرض بے باق کیا- اس طرح کہ انہوں نے لنگر خانہ کو آٹے اور دالوں کی سپلائی شروع کر دی- ساری اجناس وہ اپنے بوڑھے کمزور ہاتھوں سے صاف کرتے اور خود چکی چلا کر دالیں بناتے اور یوں اس اسی سالہ پیر فرتوت نے اپنی جھریوں والی کمزور بانہوں کے بل پر سارا قرض اتار دیا-

(گلدستہ درویشاں کے پھول صفحہ 42)

جھوٹے مقدمات کی پیروی سے انکار

حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب کسی ایسے مقدمہ کی پیروی کے لئے تیار نہ ہوتے جس میں حقائق کو چھپانے اور جھوٹ کی آمیزش کرنا ناگزیر ہوتا- ایسے مقدمات ہرگز نہ لیتے اور اگر بعد میں آپ کے علم میں آتا کہ کسی مقدمہ میں حقائق سے روگردانی کی گئی ہے تو ایسے مقدمات کی پیروی فوراً ترک کر دیتے اور پیشگی فیس اگر لی ہوتی تو واپس کر دیتے- آپ کے اس اعلیٰ کردار کی بناء پر وکلاء آپ کو ''حق و صداقت والا وکیل'' کہتے تھے- اور آپ کا بڑا احترام کرتے تھے- محترم شیخ لئیق احمد صاحب کا بیان ہے:-

''حضرت شیخ صاحب وکالت میں دیانت کے پہلو پر بہت زور دیتے- فرماتے میں نے آج تک جھوٹا مقدمہ نہیں لیا اور سچا نہیں ہارا- ایک دفعہ جھنگ کے ایک غیر از جماعت دوست نے اپنی دکان خالی کرانے کے لئے مقدمہ کرنے کی درخواست میری معرفت کی- حضرت شیخ صاحب نے مجھے بتایا کہ مدعا علیہ تو ہمارا ہمسایہ ہے اور بہت اچھا ہے- میں اس کے خلاف وکیل نہیں بننا چاہتا- آپ مدعی سے کہیں اور کوئی درمیانی راہ نکالیں- میں مدعا علیہ سے کہتا ہوں- چنانچہ کچھ عرصہ بعد راضی نامے سے مسئلہ حل ہو گیا-''

ایک دفعہ فرمایا- دو مقدمے بہت یاد آتے ہیں- ایک میرا مؤکل بمبئی میں تھا- معمولی مقدمہ تھا مگر لمبا ہو گیا- جتنی فیس میں نے طے کی تھی اس سے دوگنا میرا خرچ صرف مؤکل کو مختلف خطوط- دستاویزات کے سلسلہ میں ڈاک خرچ پر ہو گیا- مگر میں نے مؤکل سے ایک پیسہ بھی زائد مطالبہ نہ کیا-

ایک اور مقدمہ میں آڑھتی کا دعویٰ تھا کہ بینک نے اس کا مکفولہ مال عدم ادائیگی کی وجہ سے نیلام کیا تھا- مگر اس کی قیمت اصل قیمت سے کم وصول کی' اس طرح آڑھتی کو نقصان پہنچا- فرمایا میں نے پہلی ہی پیشی میں یہ مؤقف اختیار کیا کہ بینک نے آڑھتی کے مال کو وزن کی بنیاد کی بجائے یکمشت لاٹ کی صورت میں فروخت کر کے آڑھتی کو نقصان پہنچایا ہے- جبکہ جواب دعویٰ میں یہ موجود ہے کہ بینک نے وزن کی بنیاد پر فروخت کیا ہے- جب میں نے دلیل دی کہ بینک نے فروخت کے خرچہ میں مال کی لدائی پیکنگ' آڑھت وغیرہ ہر چیز درج کی ہے مگر ''وزن کرائی'' درج نہیں ہے تو اسی وقت مقدمہ میرے مؤکل کے حق میں فیصلہ ہو گیا-

(ماہنامہ انصار اللہ اپریل 1995ء)

محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر پرنسپل جامعہ احمدیہ

ایک نہایت دلچسپ اور مفید مشغلہ

پہاڑی علاقوں کی ہائیکنگ نوجوانوں کیلئے ایک بہت ہی مفید اور نہایت خوشکن مشغلہ ہے۔ اس کے ذریعہ فلک بوس چوٹیاں، برف پوش پہاڑ، وادیوں، آبشاروں، دریاؤں، ندیوں، گلیشیر اور جھیلوں کے خوبصورت نظارے دیکھنے کا موقعہ ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کی تجلیات کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ وہ درخت دیکھنے میں آتے ہیں جو میدانی علاقہ میں نہیں ہوتے۔ وہ جانور نظر آتے ہیں جو اپنے طبعی ماحول میں خوبصورت منظر پیش کرتے ہیں۔ وہ پرندے دیکھنے اور سننے کا موقعہ ملتا ہے جو میدانی علاقوں میں نہیں پائے جاتے رنگ برنگے خوبصورت پھول آپ کو لبھاتے ہیں ان لوگوں سے ملاقات ہوتی ہے جن کی زبان لباس تمدن اور انداز مختلف ہوتا ہے۔ اگر روزمرہ کی دواؤں کا بکس آپ کے پاس ہے تو ان غریب لوگوں کی خدمت کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔ جسمانی ورزش کے خوبصورت ماحول میں لطف حاصل ہوتا ہے۔ صاف اور معطر فضا میں آپ سانس لیتے ہیں۔ جفاکشی اور سادہ زندگی کا حظ آپ اٹھاتے ہیں۔ قدرت کے خوبصورت نظارے آپ کے کیمرہ کے ذریعہ محفوظ ہو کر آپ کے خاندان اور دوستوں کیلئے سارا سال تفریح کا باعث بنتے ہیں۔ آپ کو خود اپنی جسمانی اور ذہنی استعدادوں کو نشوونما دینے کے مواقع حاصل ہوتے ہیں۔ مختلف ماحول میں اپنے ساتھیوں کے مزاج اور طبیعت سے آشنائی ہوتی ہے۔ کبھی کبھار بھوک اور پیاس کا مقابلہ بھی کرنا پڑتا ہے۔ غیر مذاہب اور غیر ممالک کے سیاحوں سے رابطہ ہوتا ہے اور ان کو اللہ کی طرف بلانے کا ثواب بھی حاصل ہو جاتا ہے ہمارے ملک کو اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کی دولت عطا کی ہے۔ تھوڑے سے خرچ میں ہم ہائیکنگ کے ذریعہ ان سے خوب فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

اللہ کے فضل سے طلبہ جامعہ اپنے محدود وسائل کے باوجود ہائیکنگ کا ذوق رکھتے ہیں اور جامعہ کا ہائیکنگ کلب جو H.A.Q ہائیکنگ کلب کے نام سے موسوم ہے ہر سال موسم گرما کی تعطیلات میں سرگرم رہتا ہے۔ اس کلب کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ حضرت ابوقتادہؓ فرماتے ہیں:

کنت رقاء الجبال (بخاری) کہ میں پہاڑوں پر چڑھنے میں خوب ماہر تھا۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 34117 میں امۃ الحمید زوجہ محمد ندیم شیخ قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹاؤن شپ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1999-7-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر۔/25000 روپے۔ 2۔ زیورات طلائی وزنی 7 تولہ 10 ماشہ مالیتی۔/41343 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/66343 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ امۃ الحمید زوجہ محمد ندیم ٹاؤن شپ لاہور گواہ شد نمبر 1 محمد ندیم شیخ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 وسیم امجد محمود ٹاؤن شپ لاہور

مسل نمبر 34119 میں کوثر فرزانہ زوجہ طارق محمود قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم جنوبی ربوہ حال مغل پورہ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1999-11-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان واقع بالمقابل گتہ فیکٹری گلشن پارک مغلپورہ لاہور برقبہ چار مرلہ مالیتی۔/300000 روپے۔ 2۔ زیورات طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی۔/5000 روپے۔ 3۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ کوثر فرزانہ دارالعلوم جنوبی ربوہ حال مغلپورہ لاہور گواہ شد نمبر 1 طارق محمود خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 جہانگیر احمد 34/32 گلشن پارک مغلپورہ لاہور

مسل نمبر 34120 میں بشریٰ خانم زوجہ مقصود احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مست پور P.O ملانے ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 25-12-2000 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی وزنی 6 تولہ مالیتی۔/36000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/3346 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ بشریٰ خانم مست پور ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 1 آصف محمود ڈار وصیت نمبر 29405 گواہ شد نمبر 2 محمد اسحاق وصیت نمبر 30862

مسل نمبر 34121 میں شفقت بیگم زوجہ چوہدری محمود احمد ایڈووکیٹ قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈسکہ کوٹ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-6-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی وزنی 5 تولہ مالیتی۔/30000 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/50000 روپے۔ 3۔ ترکہ والد مرحوم زرعی زمین چار کنال واقع ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ۔/70000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/150000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ .... روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ شفقت بیگم سول لائن ڈسکہ کوٹ ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 1 چوہدری بشیر احمد صراف وصیت نمبر 11065 صدر جماعت گواہ شد نمبر 2 چوہدری محمود احمد ایڈووکیٹ خاوند موصیہ

مسل نمبر 34122 میں جمیلہ اختر بیوہ ملک محمد صادق خان صاحب قوم چھینہ جھٹ پیشہ زراعت عمر 65 سال بیعت 1958 ساکن چک نمبر 62 گ ب شرقی ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 14-7-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر وصول شدہ۔/5000 روپے۔ 2۔ زیورات طلائی وزنی پانچ تولہ مالیتی۔/25000 روپے۔ 3۔ ترکہ خاوند مکان مالیتی 32 ہزار کا 1/8 حصہ۔/4000 روپے۔ 4۔ ترکہ خاوند زرعی زمین برقبہ 4 ایکڑ 4 کنال مالیتی۔/560000 روپے۔ 5۔ کل جائیداد مالیتی۔/594000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ اور مبلغ۔/12000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ جمیلہ اختر چک نمبر 62 گ ب شرقی ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 محمد ارشد اعجاز وصیت نمبر 30021 گواہ شد نمبر 2 اعجاز اللہ وصیت نمبر 20265

کیسے بھر آئیں سر شام کسی کی آنکھیں
کیسے تھرائی چراغوں کی ضیا یاد نہیں

صرف دھندلائے ستاروں کی چمک دیکھی ہے
کب ہوا' کون ہوا کس سے خفا یاد نہیں

زندگی جبر مسلسل کی طرح کاٹی ہے
جانے کس جرم کی پائی ہے سزا یاد نہیں

(کلیات ساغر سے انتخاب)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

مکرمہ مختار بیگم صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ دارالیمن غربی ربوہ لکھتی ہیں کہ میری بیٹی مکرمہ فوزیہ مسرت صاحبہ بنت مکرم چوہدری رشید احمد صاحب جٹ اٹھوال دارالیمن غربی کا نکاح مورخہ 28 اپریل 2002ء بروز اتوار بیت مبارک میں بعد نماز عصر ہمراہ مکرم وقار عظیم صاحب لندن ابن مکرم چوہدری احمد دین صاحب مرحوم چار ہزار پاؤنڈ حق مہر پر مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں نے پڑھا۔ مکرمہ فوزیہ مسرت صاحبہ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب جٹ دارالیمن غربی کی نواسی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر دو خاندانوں کو اپنی امان میں رکھے اور یہ رشتہ محض اپنے فضل سے بابرکت بنائے۔

نکاح و تقریب شادی

مکرم رانا مبارک احمد صاحب محاسب جماعت احمدیہ لاہور لکھتے ہیں مکرم محمد حفیظ صاحب کلرک دفتر جماعت احمدیہ لاہور کی بیٹی مکرمہ شازیہ نورین صاحبہ کا نکاح ہمراہ محترم سہیل احمد صاحب ابن مکرم محمد لطیف صاحب حلقہ گرین ٹاؤن لاہور بعوض 50 ہزار روپے پر محترم آصف جاوید چیمہ صاحب مربی سلسلہ ضلع لاہور نے مورخہ 5 اپریل 2002ء بروز جمعۃ المبارک پڑھا۔ اور مورخہ 27 اپریل 2002ء کو رخصتی عمل میں آئی۔ مکرمہ شازیہ نورین صاحبہ مکرم میاں اللہ رکھا صاحب کی نواسی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت اور ثمر آور بنائے۔

درخواست دعا

مکرم میاں وسیم احمد صاحب گلوبل ڈش سنٹر کالج روڈ ربوہ لکھتے ہیں خاکسار کے بہنوئی بشارت احمد صاحب ڈیلٹا کینیڈا کی مورخہ 6 مئی 2002ء کو ہارٹ سرجری ہوئی ہے احباب سے ان کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

مکرم ملک محمد اسحاق صاحب ساقی کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ کو گزشتہ دنوں فالج کا حملہ ہوا ہے اور اب فضل عمر ہسپتال کے انتہائی نگہداشت وارڈ میں داخل ہیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے شفائے کاملہ اور فعال زندگی عطا فرمائے۔ آمین

مکرمہ مدثر بشارت صاحبہ مظفر پور سیالکوٹ اہلیہ مکرم حکیم بشارت احمد صاحب گزشتہ ایک سال سے دل کی تکلیف سے علیل ہیں افاقہ نہیں ہو رہا کمزوری اور ضعف بڑھ رہا ہے احباب سے ان کی مکمل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم عبدالقدیر فیاض صاحب مربی سلسلہ مارٹن روڈ کراچی کو مورخہ 14 مئی 2002ء کو تین بیٹوں کے بعد پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام عارفہ قدیر تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم غلام محمد صاحب چانڈیو آف قمر آباد سندھ کی پوتی اور مکرم چوہدری نظام دین صاحب باب الابواب ربوہ کی پہلی نواسی ہے۔ اور تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولودہ کو والدین کیلئے قرۃ العین۔ باعمر اور خادم دین بنائے۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مکرم عبدالرشید صاحب اسلام آباد اور مکرمہ منزہ نشاط صاحبہ کو مورخہ 12-اپریل 2002ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام ''نعمانہ عیشہ'' تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم عبدالحمید صاحب 1-8/3 اسلام آباد کی پوتی اور مکرم ڈاکٹر نشاط احمد خان صاحب راولپنڈی کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی سے نوازے اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔

سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری محمد حنیف شاہد صاحب مربی سلسلہ نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ تحریر کرتے ہیں کہ میرے والد محترم چوہدری محمد شریف صاحب بندیشہ ساکن دارالعلوم وسطی ربوہ مورخہ 7 مئی 2002ء بروز منگل بعمر 70 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مورخہ 9 مئی کی صبح احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور عام قبرستان میں تدفین کے بعد انہوں نے ہی دعا کروائی۔ آپ نے اپنی یادگار میں ایک بیوہ کے علاوہ چار بیٹے اور چار بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ سب بچے شادی شدہ ہیں۔ آپ کے چار بیٹوں میں خاکسار کے علاوہ مکرم چوہدری محمد ادریس صاحب جرمنی، چوہدری محمد لطیف صاحب مانٹریال کینیڈا اور چوہدری وحید احمد صاحب جرمنی ہیں۔ سب ہی خدا کے فضل سے جماعتی خدمات کی توفیق پا رہے ہیں۔ مرحوم خدا کے فضل سے جماعت کے فدائی اور غریبوں کے ہمدرد تھے۔ بچوں کو بھی احمدیت کے ساتھ پختہ تعلق رکھنے کی نصیحت کرتے رہتے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

نکاح و تقریب شادی

مکرم کلیم احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کی خواہر نسبتی مکرمہ امۃ الشافی صاحبہ بنت مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب ارشاد ایڈووکیٹ ناصر آباد غربی ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرم صلاح الدین احمد صاحب ابن مکرم شریف احمد صاحب فرینکفرٹ جرمنی محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ نے پندرہ سو یورو حق مہر پر مورخہ 14 فروری 2002ء بروز جمعرات بعد نماز عصر بیت الناصر دارالرحمت غربی ربوہ میں پڑھا۔ مورخہ 31 مارچ 2002ء بروز اتوار تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی۔ بارات اسلام آباد سے ربوہ آئی اور محترم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب نے دعا کروائی۔ مکرمہ امۃ الشافی صاحبہ چوہدری غلام رسول صاحب ممبر (مرحوم) آف چک 69 ر-ب گھسیٹ پورہ ضلع فیصل آباد کی پوتی ہے اور مکرم صلاح الدین احمد صاحب مکرم مولوی محمد دین صاحب کے پوتے ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں خدا تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور ان کو ثمرات حسنہ سے نوازے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری محمد علی صاحب ولد مکرم عزیز دین صاحب صدر جماعت احمدیہ نبی سر روڈ ضلع میر پور خاص سندھ بعمر 66 سال مورخہ 16-17 اپریل کی درمیانی رات مقامی ہسپتال میر پور خاص میں وفات پا گئے۔ دل کے دورے اور فالج کی وجہ سے فوری طور پر ہسپتال لے کر گئے لیکن دورہ اتنا شدید تھا کہ آپ جانبر نہ ہو سکے۔ مورخہ 17 اپریل کو مکرم خالد احمد بھٹی صاحب معلم وقف جدید نے جنازہ پڑھایا اور مقامی قبرستان میں تدفین ہوئی قبر تیار ہونے پر خالد احمد بھٹی صاحب نے ہی دعا کروائی مرحوم نہایت صابر و شاکر۔ کم گو۔ دعا گو۔ خوش مزاج اور تہجد گزار تھے اور عرصہ دس سال سے بطور صدر جماعت خدمت بجا لا رہے تھے مرحوم نے 7 بیٹیاں اور ایک بیٹا مکرم رشید علی زاہد صاحب سیکرٹری امور عامہ یادگار چھوڑے ہیں جو کہ خدا کے فضل سے شادی شدہ ہیں دعا کریں کہ مولیٰ کریم مرحوم کی مغفرت فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم محمد اسلم خالد صاحب بابت ترکہ محترمہ حلیمہ بیگم صاحبہ)

مکرم محمد اسلم خالد صاحب ابن مکرم محمد حسن صاحب حال مقیم لندن نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ صاحبہ محترمہ حلیمہ بیگم صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ ان کے نام مندرجہ ذیل دو قطعات بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہیں:-

(1) قطعہ نمبر 1/6 دارالنصر ربوہ برقبہ 1 کنال 4 مرلہ سالم قطعہ (2) قطعہ نمبر 3/4 دارالبرکات ربوہ برقبہ ایک کنال میں سے ان کا حصہ دس مرلے ہے۔

لہٰذا قطعہ نمبر 1/6 دارالنصر ربوہ سالم۔ قطعہ نمبر 3/5 دارالبرکات ربوہ میں سے ان کا حصہ دس مرلہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

(1) مکرم محمد حسن صاحب (خاوند)
(2) مکرمہ سیدہ شمیم صاحبہ (بیٹی)
(3) مکرمہ صفیہ بشیر احمد صاحبہ (بیٹی)
(4) مکرمہ امۃ العزیز صاحبہ (بیٹی)
(5) مکرم محمد اسلم خالد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

بقیہ صفحہ 2

10-05 p.m	چلڈرنز کلاس
10-35 p.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
11-30 p.m	جرمن سروس

سوموار 20 مئی 2002ء

12-35 a.m	لقاء مع العرب
1-40 a.m	عربی سروس
2-40 a.m	مجلس سوال و جواب
3-45 a.m	مشاعرہ
4-40 a.m	لجنہ کی حضور سے ملاقات
6-05 a.m	تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں
7-00 a.m	چلڈرنز کارنر
7-30 a.m	مجلس سوال و جواب
8-30 a.m	روحانی خزائن کوئز پروگرام
9-15 a.m	اردو کلاس
10-40 a.m	چائنیز سیکھئے
11-05 a.m	فرانسیسی ملاقات
12-10 p.m	خبریں
12-30 p.m	لقاء مع العرب
1-30 p.m	دین اور دوسرے مذاہب
2-00 p.m	حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی کتب کا تعارف
2-45 p.m	مجلس سوال و جواب
3-50 p.m	کوئز: خطبات امام
4-20 p.m	انڈونیشین سروس
6-05 p.m	سفر ہم نے کیا
5-20 p.m	تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں
6-55 p.m	اردو کلاس
8-25 p.m	بنگالی پروگرام
9-30 p.m	فرانسیسی ملاقات
10-20 p.m	چلڈرنز کارنر
10-45 p.m	فرانسیسی سروس
11-45 p.m	جرمن سروس

درد، شور، بہرا پن، کان کے امراض کیلئے مفید دوا
امراض کان GHP-336/GH
20ML قطرے یا 20 گرام گولیاں۔ قیمت =/25
عزیز ہومیو پیتھک ربوہ فون 212399

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

☆جمعرات 16-مئی زوال آفتاب : 1-05
☆جمعرات 16-مئی غروب آفتاب : 8-02
☆جمعہ 17- مئی طلوع فجر : 4-34
☆جمعہ 17- مئی طلوع آفتاب : 6-08

بھارتی کیمپ پر فدائی حملہ 34 ہلاک

مقبوضہ کشمیر میں حملہ آوروں نے بھارتی فوج کے بریگیڈ ہیڈ کوارٹر پر حملہ کر کے 30 بھارتی فوجیوں 34 افراد کو ہلاک اور 50 سے زائد کو زخمی کر دیا- اس کے علاوہ بھارتی فوج نے ہماچل پردیش جانے والی بس پر فائرنگ کرتے ہوئے خواتین اور بچوں سمیت 7 افراد کو موت کے گھاٹ اتار دیا- بھارتی کیمپ پر حملہ کرنے والے تینوں حملے کے دوران ہلاک ہو گئے-

ریاض بسراء مقابلے میں ہلاک

کالعدم لشکر جھنگوی کے سپہ سالانہ ریاض بسراء اور دیگر تین ساتھی مبینہ طور پر پولیس مقابلے میں ہلاک ہو گئے- حکومت نے 100 سے زائد افراد کے قتل میں ملوث ریاض بسراء کے سر کی قیمت پچاس لاکھ مقرر کر رکھی تھی- ملزموں سے بھاری اسلحہ بھی برآمد ہوا- چاروں دہشت گرد جعلی نمبر پلیٹ والی کار پر وہاڑی کے نواحی کوٹ شیر محمد گھلوی رات کے 3 بجے پہنچے اور کالعدم تحریک جعفریہ ضلع وہاڑی کے سابق صدر کے گھر پر حملہ کر دیا- پولیس کی فائرنگ سے مارے گئے-

پاکستان دہشت گردی کے خاتمے کیلئے ساتھ دیتا رہے گا

صدر مملکت جنرل مشرف نے کہا ہے کہ پاکستان اور افغانستان کی ترقی اور خوشحالی ایک دوسرے سے منسلک ہیں- پاکستان افغانستان کی تعمیر نو اور بحالی کیلئے ہر قسم کا تعاون کرتا رہے گا- انہوں نے کہا کہ پاکستان دہشت گردی کے خاتمے کیلئے انٹرنیشنل کولیشن کا ساتھ دیتا رہے گا-

چینی وزیر خارجہ پاکستان میں

چین کے وزیر خارجہ یان یوان پاکستان کے سرکاری دورے پر اسلام آباد پہنچ گئے- وہ پاکستان کی قیادت سے دوطرفہ دلچسپی کے معاملوں اور عالمی امور پر تبادلہ خیال کریں گے-

گورنر پنجاب کا اچانک معائنہ

گورنر پنجاب نے پنجاب سول سیکرٹریٹ جاتے ہوئے راستے میں انار کلی میں واقع سرجن میڈیکولیگل پنجاب اور تھانہ گوالمنڈی کا اچانک معائنہ کیا- گورنر جب 9 بج کر پانچ منٹ پر پہنچے تو ابھی صفائی ہو رہی تھی اور سرجن سمیت ڈاکٹر ڈیوٹی پر نہیں پہنچے تھے-

پاکستان میں سرگرمی کی شدت 7 ہلاک

گرمی کی شدت جاری ہے- لو کے گرم جھونکوں نے چہروں کو جھلسا دیا ہے- سرکاری و نیم سرکاری اور پرائیویٹ اداروں اور سکولوں سمیت مارکیٹوں اور بازاروں میں بھی لوگوں کی آمدورفت کم رہی- ملک کے مختلف علاقوں میں شدید گرمی سے 7 افراد جاں بحق اور درجنوں بیہوش ہو گئے- ربوہ میں گزشتہ شام تیز آندھی اور رات کو ہلکی بارش کی وجہ سے موسم خوشگوار ہو گیا- جس سے گرمی کی شدت میں قدرے کمی واقع ہوگئی- اسلام آباد راولپنڈی سمیت شمالی علاقہ جات میں بارش کی اطلاع ملی ہے-

بجلی کے نرخ 15 فیصد بڑھائے جانے کا امکان

واپڈا نے وفاقی حکومت کو بجلی کے بلوں پر جنرل سیلز ٹیکس ادا کرنے سے انکار کر دیا ہے- اس طرح بجلی کے صارفین کو 500 یونٹ تک جی ایس ٹی سے استثناء تھا اور یہ رقم بجلی کے بلوں میں واپڈا احکام ایڈیشنل سرچارج کی مد میں ایڈجسٹ کر لیتا تھا-

ویسٹ انڈیز اور بھارت کے درمیان چوتھا ٹیسٹ ڈرا

ویسٹ انڈیز اور انڈیا کے درمیان کھیلا جانے والا چوتھا ٹیسٹ ڈرا ہو گیا- صرف ایک ایک اننگ ہو سکی- انڈیا نے پہلی اننگ میں 513 رنز 9 کھلاڑی آؤٹ پر اننگ ڈیکلئر- بھارت کی طرف سے لکشمن اور وکٹ کیپر اجے راترا نے سنچری جبکہ ویسٹ انڈیز کی طرف سے کارل ہوپر، چندرپال اور رڈلی جیکب نے سنچریاں بنائیں- میچ کی خاص بات دونوں ممالک کے وکٹ کیپرز کی سنچریاں ہیں جو ریکارڈ ہے نیز انڈیا کی طرف سے تمام 11 کھلاڑیوں نے بالنگ کی- اجے راترا کو مین آف دی میچ قرار دیا گیا-

قندھار میں امریکی فوج کا آپریشن

امریکی سپیشل فورسز نے قندھار میں ایک کمین گاہ پر چھاپہ مارا جہاں جھڑپ میں 5 جنگجو ہلاک اور 32 گرفتار کر لئے گئے- مرنے والے طالبان یا القاعدہ کے رکن تھے-

فلسطینی وزیر پر حملہ

رملہ میں پانچ نامعلوم نقاب پوشوں نے غیر سرکاری تنظیموں کے فلسطینی وزیر حسن اسفور اور ان کے محافظ پر اچانک حملہ کر دیا- تشدد کے بعد نیم بے ہوش چھوڑ کر فرار ہو گئے- ہیبرون میں اسرائیلی فوج نے فلسطینی انٹیلی جنس کے دو اہلکار شہید کر دیئے-

صوبہ گجرات کے فسادات پھیل گئے

بھارتی ریاست گجرات میں جاری مسلم کش فسادات دوسرے صوبوں تک پھیل گئے ہیں- ریاست مہاراشٹر میں تازہ مسلم کش فسادات میں 2 افراد ہلاک اور 25 سے زائد زخمی ہو گئے ہیں- مسلمانوں کی اکثریت والے ضلع نذر باغ میں ہندوؤں نے پٹرول بموں سے حملے کئے- سونیا گاندھی نے کہا ہے کہ بنیاد پرست ہندوؤں نے بھارت کی بنیادیں ہلا دی ہیں-

پاک بھارت جنگ کے خطرات

امریکہ کے نائب وزیر دفاع نے واشنگٹن میں ایک سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاک بھارت جنگ کے خطرات بڑھ گئے ہیں- ہم دونوں ایٹمی طاقتوں کے درمیان کشیدگی کم کرانے کی کوششیں کر رہے ہیں- پاکستانی صدر جنرل مشرف نے دہشت گردی کے خلاف امریکہ کے ساتھ مل کر کام کیا ہے-

افغانستان مہاجرین کی واپسی

اقوام متحدہ کے مشن برائے افغان مہاجرین کے اعداد و شمار کے مطابق پانچ لاکھ سے زائد افغان مہاجرین واپس اپنے وطن پہنچ گئے ہیں-

اکسیر بلڈ پریشر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
Fax:213966 ☎ 04524-212434

SHARIF
JEWELLERS
RABWAH ☎ 212515

اے اینڈ اے رینٹ اے کار
ہر قسم کی گاڑیاں اور ویگنیں کرایے پر دستیاب ہیں-
☎5865500 - 0300-9418223 فسٹ فلور گولڈن پلازہ ماڈل ٹاؤن لنک روڈ لاہور

AMERICAN TRADERS
We Are Supplying Textile machinery
complete unit of Embroidery-Lace
Knitting- Weaving- Finishing
& Spinning Units.
All G-8 Countries will support
African Countries in the future. We
can arrange everything for you and
invest with you if needed.
Please Contact-Shaker Ahmad
FAX: 00971-6-5334713 Mobile: 00971-50-6354262
E-mail: globaltm@emirates.net. ae
texmach@webnet.com.pk
Website: www.American-traders.co.ae

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61